السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کفن دینے کے لئے کتنے کپڑے ہونے چاہییں۔ ہمارے ہاں عام طور پانچ کپڑوں میں کفن دینے کا رواج ہے جبکہ نئی تحقیق کے مطابق مرد اور عورت کے کفن میں کوئی فرق نہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں۔ واضح رہے کہ اس سلسلہ میں عورتوں کا موقف یہ ہے کہ جو عورت تمام زندگی پردہ کرتی ہے اسے صرف تین کپڑوں میں کفن دینا اس کی توہین ہے۔ اس لئے ان کا کہنا ہے کہ عورت کے سر پر اضافی سکارف یا دوپٹہ اور ایک اضافی تہبند ضروری ہے جو تین کپڑوں سے الگ ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عام طور پر عورت کے کفن سے متعلق مندرجہ ذیل حدیث پیش کی جاتی ہے۔

حضرت لیلیٰ بنت نائف رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ان خواتین میں شامل تھی جنہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت انہیں غسل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہمیں تہبند دیا، پھر کرتہ اس کے بعد اوڑھنی، پھر ایک بڑی چادر، پھر اسے ایک دوسری چادر میں لپیٹ دیا گیا، حضرت لیلیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لخت جگر کا کفن لے کر دروازے کے پاس بیٹھے تھے اور ہمیں ایک، ایک کپڑا دیتے جاتے تھے۔ [مسند امام احمد، ص: ۳۸۰، ج ٦]

اس روایت کو امام ابوداؤد نے بھی ''کفن المرأة'' کے عنوان سے اپنی سنن میں بیان کیا ہے اس روایت کے پیش نظر ہمارے ہاں عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینے کا رواج ہے جس کی تفصیل اس طرح بیان کی جاتی ہے:

1۔ تہبند جو ناف سے ٹخنوں تک ہوتا ہے۔

2۔ سربند یا اوڑھنی جو سر اور اس کے بال باندھنے کے لئے ہوتی ہے۔

3۔ کرتہ یا کفنی جو پہلوؤں کی طرف سے کھلا ہوا اوپر نیچے گردن سے ہوتا ہوا گھٹنوں تک عام طور پر یہ شکل ہوتی ہے۔

4۔ دو بڑی چادریں جس میں سارا جسم لپیٹ دیا جاتا ہے۔

اس کے برعکس مرد حضرات کے لئے صرف تین چادریں ہوتی ہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید لمبی چادروں میں کفن دیا گیا۔ [صحیح بخاری، الجنائز: ۱۲٦٦]

لیکن مرد اور عورت کے کفن میں فرق کرنے کے لئے جو روایت پیش کی جاتی ہے، وہ انتہائی ضعیف ہے کیونکہ اس میں نوح بن حکیم نامی راوی مجہول ہے جس کی ثقاہت وعدالت ثابت نہیں ہو سکی، اس کے علاوہ زیلعی نے ایک اور سبب ضعف بیان کیا ہے اس کی سند میں ایک داؤد نامی راوی ہے جسے ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے جنا تھا، وہ لیلیٰ بنت نائف رضی اللہ عنہا سے بیان کرتا ہے۔ اس داؤد کے متعلق پتہ نہیں چل سکا کہ کون ہے۔ کتب رجال میں ایک داؤد بن ابی عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی ہیں جو عثمان بن ابی العاص، ابن عمر، سعید بن مسیب سے بیان کرتا ہے اور اس سے ابن حریج، یعقوب بن عطا اور قیس بن سعد بیان کرتے ہیں امام ابوزرعہ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ قابل اعتماد اور ثقہ ہیں لیکن سند میں موجود داؤد نامی یہ نہیں ہے کیونکہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جب حبشہ سے واپس آئی ہیں تو ان کے ہمراہ صرف ان کی ایک بیٹی تھی۔ جس کا نام حبیبہ ہے جس کی بنا پر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو ام حبیبہ کہا جاتا ہے۔ اگر بیٹی کا خاوند ابوعاصم بن عروہ ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ سند میں مذکورہ داؤد نامی راوی داؤد بن ابی عاصم عروہ بن مسعود ہے لیکن یہ بات تاریخی اعتبار سے ثابت نہیں ہے کیونکہ حبیبہ کا خاوند ابوعاصم نہیں بلکہ داؤد بن عروہ بن مسعود ہے۔ [طبقات ابن سعد، ص: ٦٨، ج ٨]

اور سند میں مذکورہ داؤد نامی راوی داؤد بن عروہ بن مسعود نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ وہ حضرت ام حبیبہ کا خاوند ہے اس کا بیٹا نہیں، جبکہ سند میں ہے داؤد حضرت ام حبیبہ کا بیٹا ہے اس بنا پر بھی مذکورہ روایت کمزور اور ناقابل اعتبار ہے۔ [نصب الرایہ، ص: ۲۵۸، ج ۲]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے انہیں اسباب ضعف کی وجہ سے لکھا ہے کہ مرد اور عورت کا کفن ایک جیسا تین چادریں ہیں کیونکہ ان دونوں میں فرق کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ [احکام الجنائز، ص: ٦۵]

سوال میں عورتوں کے حوالے سے جو عقلی توجیہ بیان کی گئی ہے اسے ''دین خواتین'' تو کہا جاتا ہے لیکن شریعت اسلام ایسی باتوں سے ثابت نہیں ہوتی اس کے لئے ضروری ہے کہ کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔ احادیث کے ثبوت کے لئے سند کا صحیح ہونا ضروری ہے جبکہ مذکورہ حدیث کی سند محدثین کرام رحمہم اللہ کے قائم کردہ معیار صحت پر پوری نہیں اترتی، اس طرح عورتوں کے لئے کرتہ یا کفنی جس طرح بنائی جاتی ہے اس کا ثبوت بھی تعامل امت سے نہیں ملتا، اس لئے مردوں کی طرح صرف تین چادروں میں عورت کو کفن دینا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:202